سُنّتِ عمامہ

مؤلّفہ

ڈاکٹر سیّد محمد عامر گیلانی

ناشر : شبّیر برادر
۴۰۔بی۔ اُردو بازار۔ لاہور
فون نمبر : ۷۲۴۶۰۰۶

سُنّتِ عمامہ

مولفہ

ڈاکٹر سیّد محمّد عامر گیلانی

ناشر

شبیر برادرز اُردو بازار۔ لاہور

نام کتاب ———— سنت عمامہ

مولف ———— ڈاکٹر سید محمد عامر گیلانی

اشاعت اول ———— ۱۹۹۶ء

کمپوزنگ ———— ورڈ میکر زمزنگ چونگی لاہور

ناشر ———— شبیر برادرز لاہور

مطبع ————

قیمت ———— 9 روپے

فہرست

پیش لفظ

نحمدہ ونصلّی علیٰ رسولہ الکریم اما بعد
فاعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ عزّوجلّ کے محبوب حضورِ پرنورُ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی سُنّتوں کی ہر مسلمان بالخصوص عشاق کے نزدیک بڑی اہمیت اور شان ہے کیونکہ عشاق اسی تلاش میں ہوتے ہیں کہ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کوئی ادا یعنی سنت ہم تک پہنچے تو ہم بلا تاخیر اس پر عمل کرنے کا شرف حاصل کرسکیں۔

ہر دور میں عشاق مکین مدینہ تاجدار قلب و سینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس جستجو میں رہے ہیں کہ اپنے قول و فعل کو مدنی آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سُنّتوں کے مطابق ڈھال کر اللہ عزوجل اور سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشنودی حاصل کرسکیں کیونکہ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "جس نے میری سنت کو زندہ کیا اس نے مجھ سے محبت کی وہ بروز قیامت میرے ساتھ ہوگا۔"

لباس کی سنتوں میں عمامہ شریف "یعنی پگڑی کا تاج" سر انور پر سجانا تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بڑی ہی پیاری سنت ہے۔

اس کتاب میں ہم اسی پیاری سنت کے بارے میں تمام تر پہلوؤں کا

جائزہ لیں گے تاکہ اس سنت پر عمل کرنے والوں کی حوصلہ افزائی ہو اور اس سے محروم مسلمان اس کی اہمیت و فضیلت جان کر ترغیب حاصل کریں اور اپنے سروں پر حضور پرنور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی سنت کے مطابق' آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے عشاق صحابہ رضوان اللہ اجمعین کی طرح عماموں کے تاج سجالیں۔

سنت عمامہ : عمامہ شریف یعنی پگڑی پہننا سرکارمدینہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی سنت مبارکہ ہے۔

سنت لازمہ دائمہ : فقہاء کے نزدیک عمامہ شریف پہننا سنت لازمہ دائمہ ہے۔

عمامہ کے بغیر ٹوپی پہننا : علامہ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے شرح مشکوۃ میں فرمایا۔

لم یروانہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم لبس القلنوۃ بغیر العمامۃ فیتقین ان یکون ھذا ذی المشرکین۔

ترجمہ : صحیح طریقے سے کہیں مروی نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کبھی بغیر عمامہ کے ٹوپی پہنی ہو لہٰذا یہ متعین ہوا کہ یہ مشرکین کی وضع ہے۔

عمامہ مسلمان اور مشرک میں فرق : حضرت رکانہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارمدینہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا۔

"فرق ما بیننا وبین المشرکین العمائم علی القلانس"۔

ترجمہ : ہمارے اور مشرکوں میں فرق ٹوپیوں پر عمامے ہیں یعنی ہم ٹوپیوں پر عمامے باندھتے ہیں اور وہ صرف ٹوپیاں پہنتے ہیں۔

علامہ مناوی رحمۃ اللہ علیہ شرح جامع صغیر میں اس حدیث مبارکہ کے

نیچے لکھتے ہیں۔

فالمسلمون یلبسون القلنوة وفوقها العمامة اما لبس القلنوة وحدها فزی المشرکین فالعمامة سنة

ترجمہ: مسلمان ٹوپیاں پہن کر اوپر سے عمامہ باندھتے ہیں تنہا ٹوپی کافروں کی وضع ہے لہٰذا عمامہ سنت ہے۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ "ٹوپی کے ساتھ ساتھ عمامہ سنت ہے جبکہ خالی ٹوپی کافروں کی وضع ہے لہٰذا عمامہ سنت ہے۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "ٹوپی کے ساتھ عمامہ سنت ہے جبکہ خالی ٹوپی خلافت سنت اور کیونکر نہ ہو کہ وہ کافروں اور بعض علاقوں میں بدمذہبوں کی وضع ہے۔

فتاویٰ رضویہ میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ "عمامہ شریف کا انکار کس درجہ اشد و اکبر ہو گا اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس کا سنت ہونا متواتر ہے اور سنت متواترہ کا استخفاف کفر ہے کیونکہ ردالمختار میں ہے۔

لو لم یرا سنة حقا کفر لانہ استخفاف۔

مرقات شرح مشکوۃ میں ہے کہ کہیں بھی یہ مروی نہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کبھی بغیر عمامہ کے ٹوپی پہنی ہو لہٰذا ثابت ہوا کہ یہ کافروں کی وضع ہے۔

عمامے مسلمانوں کے تاج ہیں : امیرالمومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے مروی ہے کہ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرماتے ہیں۔

"مسجدوں میں حاضر ہو کر سر برہنہ نہ رہے اور عمامے باندھے اس لئے کہ عمامے مسلمانوں کے تاج ہیں۔ (رواہ ابن عدی)

مسند الفردوس میں ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔

"عمامے عرب کے تاج ہیں جب وہ عمامہ چھوڑیں تو وہ اپنی عزت اتار دیں گے۔"

اسی طرح حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ "عمامے عرب کے تاج ہیں۔" (رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس)

عمامہ باندھنے سے حلم اور وقار بڑھتا ہے : حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ "عمامہ باندھو تمہارا حلم بڑھے گا۔"

حضرت اسامہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار دو عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ "عمامہ باندھو وقار زیادہ ہو گا اور عمامے عرب کے تاج ہیں۔" (ابن عدی، بیہقی، طبرانی)

حضرت عمران بن حصین سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ "عمامے مسلمانوں کا وقار اور عرب کی عزت ہیں تو جب عمامے اتاریں تو اپنی عزت اتار دیں گے۔

عمامہ کے ہر پیچ پر نور : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "ٹوپی پر عمامہ ہمارا اور مشرکین کا فرق ہے۔ ہر پیچ کہ مسلمان اپنے سر پر دے گا اس پر بروز قیامت ایک نور عطا کیا جائے گا۔"

عمامہ دین حق کی نشانی : حضرت رکانہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

"میری امت ہمیشہ دین حق پر رہے گی جب تک وہ ٹوپیوں پر عمامے

باندھیں گے۔"

عمامے فرشتوں کے بھی تاج ہیں : عمامے مسلمانوں کے علاوہ فرشتوں کے بھی تاج ہیں۔ امیرالمومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا۔ "بے شک اللہ عزّوجلّ نے بدر و حنین کے دن ایسے ملائکہ سے میری مدد فرمائی جو اس طرز کا عمامہ باندھتے ہیں۔ بے شک عمامہ کفر اور ایمان میں فارق ہے۔"

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم ایک اور حدیث مبارکہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے عمامہ شریف کی طرف اشارہ کرکے فرمایا "فرشتوں کے تاج ایسے ہی ہوتے ہیں۔"

عمامہ امت کا اکرام ہے : سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ عزّوجلّ نے اس امت کو عماموں سے مکرم فرمایا۔

عمامہ سنت موکدہ ہے : صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین اجمعین و دیگر صالحین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہم نے عمامہ شریف باندھنے کو افضل و سنت جانا اور اس کے ترک کو مکروہ اور روش غیر محمود تصور کیا۔ عمامہ تو عمامہ شملہ جو فرع عمامہ ہے اس کو بھی صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین نے ترک نہیں کیا اسی لئے اسے مستحب قرار دے کر اس کا حکم فرمایا۔

یہاں تک کہ علمائے شافعیہ نے اسے سنت موکدہ قرار دیا ہے۔

یہود و نصاریٰ کی مخالفت : بیہقی میں منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "عمامے باندھو اگلی امتوں یعنی یہود و نصاریٰ کی مخالفت کرو (کہ وہ عمامے نہیں باندھتے۔)

جمعتہ المبارک اور عمامہ شریف : حضرت ابی درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "بے شک اللہ

عزّوجلّ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں جمعہ کے روز عمامہ باندھنے والوں پر۔"

حضرت سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں "میں اپنے والد ماجد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا تو وہ عمامہ باندھ رہے تھے جب باندھ چکے تو میری طرف التفات کرکے فرمایا تم عمامہ کو دوست رکھتے ہو میں نے عرض کی کیوں نہیں۔ فرمایا اسے دوست رکھو عزت پاؤ گے اور جب شیطان تمہیں دیکھے گا تو تم سے پیٹھ پھیر لے گا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ عمامہ کے ساتھ ایک نماز (نفل ہو یا فرض) بے عمامہ کی پچیس نمازوں کے برابر ہے اور عمامہ کے ساتھ ایک جمعہ بے عمامہ کے ستر جمعوں کے برابر ہے پھر حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا اے فرزند عمامہ باندھ کہ فرشتے جمعہ کے دن عمامہ باندھے آتے ہیں اور سورج غروب ہونے تک عمامہ والوں پر سلام بھیجتے رہتے ہیں۔" (دیلمی، جامع الصغیر وغیرہا)

عمامہ کے ساتھ دو رکعت : حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "عمامہ کے ساتھ دو رکعت بے عمامے کی ستر رکعتوں سے افضل ہیں۔" (مسند الفردوس)

دس ہزار نیکیاں : حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "عمامہ کے ساتھ نماز دس ہزار نیکی کے برابر ہے۔"

سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت باعمامہ : سرور دو عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ باعمامہ نماز پڑھائی اور کسی صحیح حدیث میں وارد نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بغیر عمامہ امامت فرمائی ہو بلکہ عادت

مبارکہ یہ تھی کہ ہر حالت میں سفر و حضر گھر کے اندر اور باہر نماز و غیر نماز میں نری ٹوپی سر پر نہ دیتے اور سر انور سے عمامہ شریف کو رشک ماہ و مہر فرماتے رہتے حتیٰ کہ وضو فرماتے وقت بھی عمامہ شریف کو نہ توڑتے (الگ کرتے) اور نہ ہی اسے سرمنور سے اتار کر رکھتے اسی وجہ سے علمائے کرام نے عمامہ شریف کو مطلقاً خاص کر نماز میں سنت قرار دیا اور صرف ٹوپی سر پر دینے کو مشرکوں کی وضع بتایا ہے۔

عمامہ لباس کا جز ہے : حضرت علامہ علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مرد کے لئے مستحب یہ ہے کہ قمیص اور ازار اور عمامہ میں نماز پڑھے اور اگر بجائے قمیص کے چادر ہو جس سے اوپر کا بدن کاندھوں اور بازوؤں سمیت اچھی طرح ڈھک جائے تو بھی مستحب ادا ہو جائے گا اگرچہ چادر میں ستر اور زینت کا سامان مہیا ہوتا ہے مگر قمیص کا محصل کامل ہے۔ اس وجہ سے سید المرسلین حبیب رب العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قمیص محبوب تر تھی۔

اگر مقتدی کے سر پر عمامہ شریف ہو اور امام کے سر پر نہ ہو تو گویا مقتدی نے تو ترک مستحب نہ کیا مگر امام نے مستحب کو جو حکم سنت میں ہے ترک کیا جو کہ مکروہ ہے کیونکہ درمختار میں ہے کہ ہر سنت اور مستحب کا ترک کرنا شرح میں مکروہ ہے۔

اگر کوئی مسلمان عمامہ شریف باندھنے کو حقیر جان کر اس اشعار اسلام کو خوار تصور کر کے بغیر عمامہ شریف نماز پڑھتا یا پڑھاتا ہے تو وہ خلاف ادب اور خلاف مستحب عمل کرتا ہے لہٰذا شدید گناہ کا ارتکاب کرتا ہے۔

فتاوۃ عالمگیریہ میں ہے کہ مستحب یہ ہے کہ مرد ایسے تین کپڑوں میں نماز پڑھے جو اس کے عمدہ کپڑے ہوں اور وہ تین کپڑے قمیص' ازار اور عمامہ ہیں اگر امام تارک سنت ہے مگر مقتدی سنت پر عمل کرنے والا ہے تو ظاہر ہے امام سنت کی فضیلت و برکات سے محروم رہے گا لہٰذا مقتدی کو چاہئے کہ وہ

سنت کے مطابق عمامہ شریف باندھے اور عمل بالسنہ کا ثواب لوٹتا رہے۔

اگر بوجہ سستی یا کاہلی عمامہ شریف کو بوجھ یا ایک قسم کا بار جان کر اس کے باندھنے میں تکلیف اور محنت تصور کرکے عمامہ کے بغیر نماز پڑھے یا پڑھائے تو ایک مستحب کو ترک کرنے کی وجہ سے اس کی نماز مکروہ ہوگی۔ (کشف الغمامہ عن سنت العمامہ)

بلا ضرورت عمامہ اتارنے پر گناہ : کتاب الامثال میں ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں "عمامے عرب کے تاج ہیں تو عمامہ باندھو تمہارا وقار بڑھے گا اور جو عمامہ باندھے اس کے لئے ہر پیچ پر ایک نیکی ہے اور جب (بلاضرورت) ترک کے قصد پر اتارے تو ہر پیچ اتارنے پر ایک خطا ہے۔

مسلمانوں کے عمامے اتروانے والا : فتاویٰ رضویہ جلد ثالث میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی علیہ رحمتہ الرحمٰن فرماتے ہیں کہ جاہل اگر حدیث کو محض بہوائے نفس موضوع کہے واجب التعزیز ہے اور کتب معتمدہ فقہیہ کو نہ ماننا جہالت و ضلالت اور اس حدیث کے بیان کرنے والے پر لعنت کا اطلاق خود اس کیلئے سخت آفت کہ بحکم احادیث صحیح جو لعنت غیر مستحق پر کی جاتی ہے کرنے والے پر پلٹ آتی ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ اور مسلمانوں کے عمامے قصداً اتروا دنیا اور اسے ثواب نہ جاننا قریب ہے کہ ضروریات دین کے انکار اور سنت قطیعہ متواترہ کے استحقاق کی حد تک پہنچے ایسے شخص پر فرض ہے کہ اپنی ان حرکات سے توبہ کرے اور از سرنو کلمہ اسلام پڑھے اور اپنی عورت کے ساتھ تجدید نکاح کرے۔

محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ کا قول : ہندوستان میں حدیث شریف کے شائع کرنے والے اس کی شرحیں اور ترجمے کرکے علماء اور غیر علماء کو انوار

سنت سے علم و عمل میں منور فرمانے والے عاشق سیدنا شیخ محمد عبدالحق محدث دہلوی مشکوۃ شریف کی شرح فارسی میں اضافہ فرماتے ہیں۔

"بدانکہ پوشیدن عمامہ سنت ست و احدیث بسیار در فضل آن وارد شدہ است و آمد است کہ دو رکعت بعمامہ بہترست از ہفتاد رکعت بے عمامہ"

حضرت علامہ سید زین العابدین رحمتہ اللہ علیہ کا قول : حضرت علامہ سید زین العابدین رحمتہ اللہ علیہ ردالمختار اور نہر الفائق علی بحر الرائق و جز کروای سے نقل کرکے لکھتے ہیں۔ "اگر کوئی عمامہ شریف کی سنیت کا انکار کرے تو وہ کافر ہے اس لئے کہ عمامہ شریف کی سنیت، کا استخفاف و استحقار کفر ہے۔"

حضرت شیخ ابراہیم بجیوری رحمتہ اللہ علیہ کا قول : حضرت علامہ امام سیدنا شیخ ابراہیم بجیوری رحمتہ اللہ علیہ رشح الشمائل الترمذیہ میں افادہ فرماتے ہیں " والعمامة سنة لا سيما للصلاة والقصد التجمل لاخبار كثيرة واما لبس القلنسوة وحدها فهوزى المشركين"

ترجمہ:۔ عمامہ سنت ہے خاص کر نماز اور قصد تجمل کیلئے کیونکہ اس بارے میں بہت سی احادیث میں آیا ہے اور بغیر عمامہ کے تنہا ٹوپی پہننا مشرکوں کی وضع ہے۔

عمامہ شریف پر مسح کرنا : حجتہ الاسلام حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمتہ اللہ علیہ اپنی تصنیف "لاجواب احادیث نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم)" میں فرماتے ہیں کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ "بے شک محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا حالانکہ سر انور پر عمامہ شریف تھا پس مسح فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمامہ شریف اور ناصیہ مبارک پر یعنی آگے کے چوتھائی حصہ پر۔" (مسلم' ابوداؤد' ابن ماجہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چھوٹے لشکر کو کسی طرف روانہ فرمایا منزل مقصود پر پہنچ کر یا راستے میں ان کو سردی نے ستایا ایسا کہ وضو کرتے وقت عمامہ شریف سر پر سے ہٹا کر ان کو مسح کرنا دشوار ہوا اور پاؤں کے دھونے میں ان کو نقصان کا قوی خدشہ محسوس ہوا۔ جب مدینہ منورہ میں آئے اور تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں رخصت سے آراستہ فرمایا اور انہیں عماموں اور موزوں پر مسح کرنے کا حکم فرمایا۔ (سنن ابوداؤد)

اس روایت سے یہ بھی واضح ہوا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین ہر وقت عمامے کے تاج سروں پر سجائے رکھتے تھے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ عیہ وسلم کو کہ سر انور پر قطری عمامہ شریف (قطر کا بنا ہوا) تھا اور وضو فرما رہے تھے۔ پس داخل فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں مبارک ہاتھوں کو عمامہ شریف کے نیچے اور مسح فرمایا سر انور کے آگے کی جانب اور عمامہ شریف کو نہ توڑا (الگ نہ کیا) اور نہ اسے سر انور سے اتارا۔ (سنن ابی داؤد)

عمامہ شریف اور سجدہ : حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم عمامہ شریف کے پیچ پر سجدہ فرماتے تھے۔ (ابونعیم)

اسی طرح ایک اور روایت میں حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ سجدہ کرتے تھے عمامہ شریف کے پیچ پر۔ (طبرانی)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ امت کے غمخوار آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا عمامہ شریف کے پیچ پر سجدہ فرمانا کسی خاص وجہ یا ضرورت

مثلاً طپش زمین وغیرہ کے تھا ورنہ ہمارے حق میں بلا کسی ضرورت کے عمامہ کے پیچ پر سجدہ کرنا مکروہ ہے۔

ایک مرتبہ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی کو عمامہ کے پیچ پر سجدہ کرتے دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی سجدہ کی حالت میں ان صحابی کی پیشانی پر سے عمامہ کے پیچ کو ہٹا دیا۔ (ابوالقاسم)

حضرت امام ابو داؤد رحمتہ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں "تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد کو سجدہ کرتے دیکھا جس نے عمامہ باندھا تھا اس کی پیشانی عمامہ کے پیچ سے ڈھکی تھی پس اس پیچ کو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہٹا دیا اور اس کی پیشانی کو کھول دیا۔"

عمامہ شریف کے رنگ : شفیع المعظم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے سفید، سبز، سیاہ اور زرد رنگ کا عمامہ شریف استعمال فرمایا۔ کچھ حضرات کے نزدیک ٹوپی پر کسی بھی رنگ کا کپڑا باندھ لینے اور شملہ چھوڑ دینے سے سنت عمامہ ادا ہو جاتی ہے لیکن بیشتر علماء کرام بالخصوص عشاق مدینہ کے نزدیک سنت ادا کرنے کا لطف اسی میں ہے کہ اس کے بارے میں جتنی معلومات میسر ہیں اور جتنے پہلو نکلتے ہیں ہر ایک کو سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق ادا کیا جائے مثلاً عمامہ شریف کی لمبائی، چوڑائی، اس کے باندھنے کا انداز، اس کا شملہ چھوڑنا اور اس کے مسنون رنگ ہر ہر ادا سنت کے مطابق ہو۔

سفید، سبز، سیاہ اور زرد رنگ کے علاوہ کسی رنگ کا مسنون ہونا معتبر کتب سے ثابت نہیں ہے۔

سفید عمامہ : تنویر الازہار میں ہے کہ مدنی آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے اکثر سفید عمامہ شریف سر انور پر سجانا پسند فرمایا۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں "یوم بدر

ملا ئکہ کی نشانی سفید عمامے تھی۔"

حضرت عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ "رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمامہ شریف اکثر سفید' کبھی سیاہ اور کبھی سبز رنگ کا ہوتا تھا۔" (ضیاء القلوب فی الباس المحبوب)

سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے لشکری ملا ئکہ کے عمامے بھی سفید اور سبز رنگ کے تھے۔ حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں "یوم بدر ملا ئکہ ہے کہ نشانی سفید عمامے اور حسنین کے دن سبز عمامے تھی۔" (تفسیر خازن شریف مصری)

سیاہ عمامہ : سیدنا حضرت امام ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت فرماتے ہیں کہ فتح مکہ معظم کے دن حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم خاکستری رنگ کی اونٹنی پر سوار جس کا نام قصوا تھا کمان گلے میں ڈالے ہوئے سیاہ عمامہ شریف اونٹ کے بالوں کا بنا ہوا باندھے ہوئے تھے۔

فتح مکہ کے موقع ہی کے بارے میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے مکہ شریف میں جس دن کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فتح فرمایا اس حال میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر انور پر سیاہ عمامہ شریف تھا۔" (مسلم' شمائل' ترمذی)

حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دیکھا میں نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک پر سیاہ عمامہ۔ (ترمذی' نسائی' ابن ماجہ)

حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہ و کرم اللہ وجہ ابیہ فرماتے ہیں کہ "میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر اس حال میں دیکھا کہ سیاہ عمامہ

شریف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک پر تھا۔"

حضرت سعد بن عثمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ سفید خچر پر سوار تھا اور اس کے سر پر سیاہ عمامہ تھا پس اس شخص نے کہا یہ عمامہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عطا فرمایا ہے۔

حضرت ابوامید عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں گویا کہ میں اس گھڑی دیکھ رہا ہوں تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کا شملہ کندھوں کے درمیان (پیچھے) چھوڑ رکھا ہے۔

حضرت بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے سر پر سیاہ کپڑے کا عمامہ باندھا اور چار انگلیوں کے برابر ان کے پیچھے ان کا شملہ چھوڑا۔

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ خیبر کے دن سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سر مبارک پر عمامہ شریف باندھ کر بھیجا اور شملہ ان کے پیچھے کی جانب چھوڑ دیا۔

زرد عمامہ : حضرت امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ شمائل ترمذی میں نقل فرماتے ہیں کہ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں حضور سراپا نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مرض رحلت میں حاضر خدمت شریف ہوا تو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر مبارک پر زرد عمامہ تھا۔

سبز عمامہ : حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عمامہ شریف کے بارے میں فرماتے ہیں۔

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عمامہ مبارک اکثر سفید کبھی سیاہ اور کبھی سبز رنگ کا ہوتا۔ (ضیاء القلوب فی لباس المحبوب)

- حضرت علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ کتاب اللباس میں فرماتے ہیں کہ سبز رنگ پہننا سنت ہے جیسا کہ شرعہ میں ہے۔

- حضرت علامہ علی قاری رحمۃ اللہ علیہ شرح مشکوۃ میں تحریر فرماتے ہیں کہ یہ بھی کہا گیا ہے کہ حبرہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کو یوں محبوب تھا کہ سبز رنگ اہل جنت کے لباسوں میں سے ہے اور یہ بھی وارد ہوا ہے کہ رنگوں میں سبز رنگ تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کا محبوب ترین رنگ تھا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ "غزوہٗ حنین کے دن ملا ئکہ کی نشانی سبز عمامے تھی۔"

حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سرکار صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو سبز رنگ کے کپڑے خوش لگتے تھے۔ (احیاء العلوم)

آپ رضی اللہ عنہ احیاء العلوم ہی میں آگے چل کر تحریر فرماتے ہیں کہ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی سندس (ایک قسم کا کپڑا) کی پوشاک تھی جس کو آپ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم پہنتے تو آپ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے سفید رنگ پر اس کا سبز رنگ حسین لگتا تھا۔

حضرت ابی رمثہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم پر دو سبز چادریں تھیں۔ (شمائل ترمذی)

- حضرت علامہ شعرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم سفید، سبز اور سیاہ لباس زیب تن فرماتے تھے۔ (کشف الغمہ)

- حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں کہ ابن بطال نے کہا سبز کپڑے اہل جنت کے لباس سے ہیں اور اس کے لئے یہی شرف کافی ہے آگے فرماتے ہیں۔ "میں کہتا ہوں اسی وجہ سے سبز رنگ کے کپڑے بزرگوں کا

لباس ٹھہرا۔ (جمع الوسائل)

حضرت یعلی بن امیہ فرماتے ہیں "رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے بیت اللہ شریف کا سبز چادر کے ساتھ اضطباع فرماتے ہوئے طواف کیا۔ (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ)

کشف الغمہ میں حضرت امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں کہ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا

"جبرائیل میری بارگاہ میں سبز لباس میں حاضر ہوئے" صحیح بخاری شریف کے باب "ثیاب الخضر" میں حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ حدیث مبارکہ نقل فرماتے ہیں "حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رفاع نے اپنی بیوی کو طلاق دی تو اس سے حضرت عبدالرحمٰن بن زبیر قرظی رحمہ اللہ علیہ نے نکاح کرلیا۔ سیدہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اس حال میں کہ آپ (بیوی) پر سبز چادر اوڑھنی تھی۔"

حضرت علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں کہ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ایک سبز کپڑا تھا جسے وفود کی آمد پر زیب تن فرماتے۔ (الوفا)

بدر و حنین میں فرشتوں کے عماموں کے بارے میں حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام روز بدر پانچ سو فرشتوں کے ساتھ اور حضرت میکائیل علیہ السلام پانچ سو فرشتوں کے ساتھ انسانی شکل و صورت میں ابلق گھوڑوں پر سوار اترے اس وقت اس کے جسموں پر سفید لباس اور سروں پر سفید عمامے تھے اور روز حنین سبز عمامے تھے۔ (مدارج النبوت)

ان تمام روایات سے یہ بات بالکل واضح ہوتی ہے کہ سبز رنگ کا لباس سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے لباس میں داخل ہے اور ملائکہ اور

اہل جنت کا لباس ہے یعنی سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی سنت کے علاوہ، صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین اور ملائکہ کرام علیہم السلام کی سنت مبارکہ ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کے عماموں کے بارے میں حافظ ابوبکر عبداللہ بن محمد بن الجاشیبہ ایک روایت نقل فرماتے ہیں کہ جس سے ان مہاجر صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کا سبز عمامہ استعمال فرمانا ثابت ہوتا ہے۔ تحریر فرماتے ہیں کہ سلیمان بن ابی عبداللہ سے مروی ہے "میں نے پہلے مہاجر صحابہ کو سوتی، سیاہ، سفید، سرخ اور سبز رنگ کے عمامے باندھتے پایا۔ (مصنف ابن ابی شیبہ)

بعض علماء کرام کا فرمان ہے کہ لباس میں سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو سبز رنگ محبوب ترین تھا اسی لئے سرانور پر سبز عمامہ شریف سجایا اور اپنی پیاری مسجد نبوی شریف کے گنبد مبارک کا رنگ بھی سبز پسند فرمایا۔

سبز رنگ کے فوائد کے بارے میں حضرت عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ "سبز رنگ کی طرف نظر کرنا بینائی کو زیادہ کرتا ہے۔" اسی لئے آنکھوں کے آپریشن کے بعد سبز رنگ کا کپڑا آنکھوں پر رکھا جاتا ہے اور اسی طرح اکثر معالجین تھکاوٹ و کمزوری کو دور کرنے کے لئے صبح سویرے سبز گھاس پر سیر کا مشورہ دیتے ہیں۔

آج کل سبز رنگ مسلمانوں کا شناختی رنگ بن گیا ہے کیونکہ ساری دنیا کے جھنڈوں میں سبز رنگ کی موجودگی اس ملک میں مسلمانوں کے تناسب کی نشاندہی کرتی ہے۔ اس لئے سر پر مسنون سبز عمامہ سجائے ہوئے جب کبھی کوئی مسلمان دنیا کے کسی بھی ملک میں جائے گا تو دور سے پہچانا جائے گا کہ باعمل مسلمان اور سچا عاشق مدینہ چلا آ رہا ہے۔ یہاں ایک بات قابل غور ہے کہ آجکل چونکہ سیاہ لباس بشمول عمامہ روافض کی ایک خاص علامت بن چکا ہے۔ لہٰذا تشبیہ بالروافض سے بچنے کے لئے سیاہ لباس نہیں پہننا چاہئے اور

بعض ذہنوں میں یہ وہم بھی گردش کرتا ہے کہ سبز عمامہ باندھنے سے دیندار قوم کے ساتھ مشابہت پیدا ہوتی ہے جوکہ ناجائز اور ممنوع ہے۔ لہٰذا اس کا باندھنا جائز نہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ ایسے ارباب تحقیق نے نہ ہی مضمون حدیث کو سمجھا اور نہ ہی ضابطہ تشبیہ کو اور ان حضرات کی اصطلاح و ماحول میں دینداروں سے جو لوگ مراد ہیں وہ بقول ان ارباب تحقیق کے مسلک اہلسنّت کے خلاف پر مبنی ایک فرقہ کا وجود ہے لیکن امر واقع یہ ہے کہ ایسے لوگ اس نام پر ہمارے ماحول میں مفقود ہیں اور اس ماحول میں دیندار ان لوگوں کو کہا جاتا ہے جو خود یا ان کے باپ دادا حالت کفر سے دامن اسلام کے ساتھ وابستہ ہوئے تو ظاہر ہے کہ وہ مسلمان ہیں اور مسلمانوں کے ساتھ مشابہت کے عدم جواز پر دلیل ہی نہیں اور جس علاقے میں وہ پائے جاتے ہیں تو اس علاقہ میں بھی ان کی تعداد معدود اور حلقہ محدود و مغلوب جبکہ بحمدہ تعالیٰ ان کے مقابلہ میں دعوت اسلامی کے ساتھ وابستہ افراد کی تعداد و حلقہ وسیع و غالب ہے لہٰذا ان دینداروں کا حال القلیل کالمعدوم اور دعوت اسلامی کی پوزیشن للاکثر حکم الکل کے ضابطہ کے تحت داخل ہے جس سے روز روشن کی طرح واضح ہو گیا کہ یہاں مشابہت والی کوئی بات نہیں جس کی بنا پر سبز عمامہ کا استعمال ناجائز و ممنوع قرار دیا جا سکے اور نہ ہی ایسی صورت کو حکم مشابہت کے تحت داخل کیا جاسکتا ہے بلکہ مسلمانوں کو چاہئے کہ ایسے لوگوں کو سبز عمامہ اپنا شعار بنانے ہی نہ دیں اور نہ ہی مناسب کہ ایسی جواز کی صورت کو نظرانداز کرتے ہوئے خواہ مخواہ بحث میں الجھ کر افتراق و انتشار کی فضا قائم کریں۔ (صاحبزادہ سید حسین شاہ حلیم صاحب)

عمامہ باندھنے کا طریقہ : سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عمامہ شریف نہ بہت بڑا ہوتا اور نہ ہی بہت چھوٹا بلکہ متوسط ہوتا تھا۔

حضرت ابو عبدالسلام رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ

عنہما سے دریافت کیا کہ مدنی آقا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کس طرح اور کس طور کا عمامہ شریف باندھا کرتے تھے جواب میں آپ رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ سرکار صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اپنے سر مبارک پر عمامہ شریف کے پیچ کو دورہ دیتے اور اس کے سرے کو پیچھے گھرستے اور دونوں مبارک شانوں کے بیچ میں اس کا شملہ لٹکاتے۔

فیضان سنت میں ہے کہ عمامہ مبارک کے پیچ سیدھی جانب ہونے چاہئیں چنانچہ امام اہلسنّت اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن عمامہ شریف اس طرح باندھتے کہ شملہ مبارک سیدھے شانہ پر رہتا نیز باندھتے وقت اس کی گردش بائیں ہاتھ سے فرماتے جبکہ سیدھا ہاتھ مبارک پیشانی پر رکھتے اور اسی سے ہر پیچ کی گرفت فرماتے۔

عمامہ باندھتے وقت کی مسنون دعا : مسند امام احمد و سنن ابی داؤد و سنن نسائی و صحیح ابن حبان و مستدرک حاکم و جامع ترمذی میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جب نیا لباس (چونکہ عمامہ لباس کا حصہ ہے۔ اس لئے اسے باندھتے ہوئے بھی یہی دعا پڑھتے) پہنتے تو یہ دعا پڑھتے۔

"للهم لک الحمد انت کسوتنیه اسالک خیره وخیر ما صنع له واعوذ بک من شره وشر ما صنع له۔"

ترجمہ :یا الٰہی تیرے ہی لئے تمام تعریفیں ہیں اس لئے کہ تو نے ہی پہنایا مجھے یہ کپڑا۔ مانگتا ہوں میں تجھ سے بھلائی اس کپڑے کی کہ خیریت سے بدن پر رہے اور نہ پہنچے اس کو کوئی آفت اور مانگتا ہوں میں تجھ سے بھلائی اس چیز کی کہ بنایا گیا یہ کپڑا جس کے لئے۔

عمامہ شریف کا شملہ : عمامہ شریف باندھتے وقت کپڑے کا ایک سرا لٹکتا چھوڑا جاتا ہے جسے شملہ کہتے ہیں۔ شملہ چھوڑنا عمامہ کی سنت موکدہ متواترہ

ہے۔

شملہ پیچھے چھوڑنا : حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے سر پر عمامہ سیاہ کپڑے کا باندھا اور چار انگلیوں کے برابر ان کے پیچھے سے اس کا شملہ رکھا اور فرمایا اس طرح عمامہ باندھ۔

حضرت عبدالاعلیٰ بن عدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے خیبر کے موقع پر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو طلب فرما کر ان کے سر پر عمامہ شریف باندھا اور شملہ پیچھے لٹکایا اور خطاب عام کے طور پر ارشاد فرمایا کہ اس طرح عمامہ باندھا کرو اور بے عمامہ نہ رہا کرو اس واسطے کہ عمامہ اسلام کی علامت ہے اور عمامہ ہی فارق ہے مسلمانوں اور مشرکوں میں کیونکہ مسلمانوں کی وضع عمامہ ہے اور مشرکوں کی وضع صرف ٹوپی بغیر عمامہ کے ہے اور یہ ان ہی کی روش ہے تم اس سے اجتناب کرو۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا "عمامہ باندھنا اختیار کرو کیونکہ یہ فرشتوں کا نشان ہے اور اس کے شملہ کو پیٹھ کے پیچھے لٹکا لو۔ (مشکوۃ، بیہقی)

شملہ دائیں جانب چھوڑنا : حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کسی کو حاکم نہ بناتے جب تک کہ اس کے سر پر عمامہ نہ باندھتے اور اس کا شملہ نہ چھوڑتے داہنی جانب کے کان کی طرف۔

شملہ آگے پیچھے دائیں طرف چھوڑنا : حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جب عمامہ شریف باندھتے تو اس کا شملہ آگے اور پیچھے دونوں جانب سے لٹکاتے۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے میرے سر پر عمامہ باندھا پس شملہ لٹکا دیا آگے اور پیچھے یعنی دائیں طرف آگے اور پیچھے شملہ چھوڑا سینے اور پیٹھ پر۔ (سنن ابی داؤد)

اسلامی بھائی کے سر پر عمامہ باندھنا سنت ہے : حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے کسی نے دریافت کیا کہ کیا عمامہ سنت ہے تو فرمایا کہ ہاں سنت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ تو جا اور اپنے کپڑے اپنے اوپر ڈال کر آ اور اپنے ہتھیار پہن کر آ۔ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے حکم کی تعمیل کی پھر مدنی آقا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے خود اپنے دست حق پرست سے ان کے کپڑے درست فرمائے اور پھر ان کے سر پر عمامہ شریف باندھا اور آگے اور پیچھے دونوں جانب دائیں طرف شملہ رکھا۔

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خیبر کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے سر پر سیاہ عمامہ باندھ کر بھیجا اور اس کا شملہ پیچھے کی جانب چھوڑ دیا۔

ان دونوں روایات سے یہ بھی ثابت ہوا کہ اسلامی بھائیوں کے سروں پر عمامہ باندھنا بھی سنت ہے کیونکہ سرکار صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے دست انور سے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے خوش نصیب اور مبارک سروں پر عمامہ شریف باندھے۔

عمامہ کے نیچے سربند باندھنا : مدنی آقا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے عاشق اور دیوانے امیر اہلسنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس صاحب قادری مد ظلہ العالی اپنی سنتوں کی مٹھاس سے تر بتر کتاب "فیضان سنت" میں اس بارے

میں تحریر فرماتے ہیں۔ "پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے سرکار، مدینے کے تاجدار ہم بے کسوں کے مددگار صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے مزاج مبارک میں چونکہ بے حد نفاست تھی اسی لئے تو آپ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم جب سرانور میں تیل لگاتے تو اپنے عمامہ مبارک اور اس کی ٹوپی شریف اور دیگر لباس کو تیل کے اثر سے بچانے کے لئے سر اقدس پر ایک کپڑا لپیٹ لیا کرتے اور چونکہ تیل مبارک کا استعمال بہت زیادہ ہوتا اس لئے وہ مبارک کپڑا تیل شریف والا ہو جاتا مگر قربان جایئے کہ آپ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کا وہ برکت والا کپڑا نہ میلا ہوتا نہ ہی اس میں جوں پڑتی۔ گزشتہ حدیث مبارکہ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ تیل ڈالنے کے بعد ٹوپی اور عمامہ کے نیچے کوئی کپڑا یا رومال رکھنا یا باندھنا سنت ہے۔

چندیا کھلی چھوڑنا : حضرت قطب الاقطاب محبوب سبحانی غوث صمدانی سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ اپنی جلیل القدر تصنیف "غنیۃ الطالبین" میں فرماتے ہیں کہ چندیا کھلی چھوڑ کر عمامہ باندھنا مکروہ ہے اور چندیا ڈھانکا ہوا عمامہ باندھنا مستحب ہے۔ یعنی عمامہ کا کپڑا ٹوپی کے پیچ کے علاوہ ٹوپی کے اوپر (چھت پر) بھی ہونا ضروری ہے اور عمامہ اس طرح باندھا جائے کہ ٹوپی نہ اطراف سے اور نہ اوپر سے نظر آئے۔

عمامہ شریف کے مسائل : ۱- عمامہ سات ہاتھ (ساڑھے تین گز) سے چھوٹا نہ ہو اور بارہ ہاتھ (چھ گز) سے بڑا نہ ہو۔

۲ - عمامہ کے شملے کی لمبائی کم از کم چار انگل اور زیادہ سے زیادہ اتنا ہو کہ بیٹھنے میں نیچے نہ دبے۔

۳ - عمامہ کھڑے ہو کر باندھا جائے۔

۴ - عمامہ باندھتے وقت پیچ داہنی طرف کو لے جائیں۔

۵ - عمامہ اتارتے وقت بھی پیچ ایک ایک کر کے کھولنا چاہئے۔

۶ - اکثر بزرگا دین کا یہ طریقہ رہا ہے کہ جب بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کوئی سنت ادا کرتے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود و سلام ضرور پڑھتے لہٰذا عمامہ شریف باندھتے یا کھولتے وقت درود پاک پڑھا جائے تو باعث ثواب و بلندی درجات ہے۔

۷ - بیشتر بزرگان دین اور عشاق رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا یہ معمول رہا ہے کہ وہ عمامہ شریف باندھتے وقت قبلہ یا مدینہ منورہ کی طرف رخ کرکے کھڑے ہوتے تھے۔

۸ - حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ

سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "دراز رکھنا کپڑے کا ازراہٗ تکبر مکروہ اور حرام ہے اور اس کا کرنے والا قیامت کے روز مستحق نظر رحمت الٰہی نہیں رہتا۔

اس حدیث مبارک کا اطلاق صرف ازار (تہہ بند یا پاجامہ وغیرہ) پر ہی نہیں بلکہ پیرہن اور عمامہ پر بھی ہوتا ہے کو جو پیرہن کو ٹخنوں اور شملہ کو موضع جلوس سے متجاوز رکھے۔

۹ - نیا کپڑا جمعہ سے پہننا شروع کرنا سنت ہے چونکہ عمامہ بھی لباس کا حصہ ہے اس لئے جب نیا عمامہ شریف نہیں تو چاہئے کہ سنت کے مطابق جمعہ المبارک ہی کے روز باندھیں۔

۱۰ - عمامہ شریف باندھتے وقت اس کی دعا پڑھیں یا کم از کم "بسم اللہ" پڑھ لینا چاہئے اس سے شیطان دور ہو جاتا ہے۔

۱۱ - اگر مقتدی عمامہ شریف پہنے ہے اور امام اس سنت کا تارک ہے تو مقتدی ثواب کا مستحق اور امام ثواب سے محروم ہے۔ لہٰذا مقتدی کو چاہئے کہ اگرچہ امام عمامہ نہ باندھے وہ خود عمامہ باندھے اور اس عظیم سنت کا ثواب لوٹتا رہے اور حتیٰ الوسع مشرکین کی وضع سے کہ وہ بغیر عمامہ کے سر پر ٹوپی رکھتے ہیں

بچتا رہے اور عمامہ کے ہوتے ہوئے قصداً بلا کسی وجہ شرعی اور مانع قوی کے صرف ٹوپی سر پر دیئے ہوئے نماز پڑھنا درست نہیں اگرچہ بوجہ سستی عمامہ کو بوجھ اور ایک قسم کا بار جان کر اسے باندھنے میں ایک تکلیف یا محنت تصور کر کے عمامہ شریف کے بغیر نماز پڑھاتا ہے تو اس وجہ اس نے ایک امر مستحب کو جس کے استحباب کی تصریح کتب معتبرہ فقیہ میں موجود رہے۔ ترک کیا نماز اس کی مکروہ ہو گی۔

۱۲۔ منیہ المصلی اور اس کی شرح تعلیق المجلی (جو مطبع یوسفی واقع فرنگی محل لکھنؤ میں چھپ چکی ہے) میں درج ہے کہ مستحب یہ ہے کہ مرد قمیص، ازار اور عمامہ میں نماز پڑھے۔

۱۳۔ فتح باب العنایہ میں محدث المکی علامہ علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مرد کے لئے مستحب ہے کہ قمیص، ازار اور عمامہ میں نماز پڑھے اور اگر قمیص کی جگہ چادر ہو جس سے جسم کا اوپر کا حصہ اور بازو اچھی طرح ڈھک جائیں تو بھی مستحب ادا ہو جائے گا۔

۱۴۔ اگر کسی مسلمان نے عمامہ کو حقیر اور اس شعار اسلام کو خوار تصور کر کے بغیر عمامہ نماز پڑھی یا پڑھائی تو اس کا یہ فعل مذموم ہے۔

۱۵۔ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیشہ باعمامہ نماز پڑھائی اور کسی صحیح حدیث میں وارد نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی بغیر عمامہ نماز پڑھائی ہو بلکہ عادت شریف اور خصلت حنیف یہ تھی کہ ہر حالت میں سفر و حضر گھر کے اندر اور باہر نماز و غیر نماز میں صرف ٹوپی سر انور پر نہ دینے اور سر انور سے عمامہ کو رشک ماہ و مہر فرماتے رہتے حتیٰ کہ وضو فرماتے وقت بھی عمامہ شریف نہ اتارتے اس وجہ سے علمائے کرام نے عمامہ کو مطلقاً بالخصوص نماز میں سنت قرار دیا اور صرف ٹوپی سر پر دینے کو مشرکوں کی وضع بتا دیا۔ اسی لئے حضرت عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ مشکوۃ شریف کی شرح فارسی

میں فرماتے ہیں کہ عمامہ کے ساتھ دو رکعت بے عمامہ ستر رکعتوں سے افضل ہے۔

۱۶ - فتاویٰ حجت و جامع میں لکھا ہے کہ شملہ نہ چھوڑنا گناہ ہے اور شملہ کے ساتھ دو رکعتیں پڑھنا بلا شملہ ستر رکعتوں سے افضل ہے۔ شملہ چھ قسم کا ہے۔ قاضی کے لئے پینتیس انگل کا شملہ، خطیب کے لئے اکیس انگل کا شملہ، عالم کے لئے ستائس انگل کا شملہ، طالب علم کے لئے سترہ انگل کا شملہ، صوفی کے لئے سات انگل کا شملہ اور عام آدمی کے لئے صرف چار انگل کا شملہ ہے۔

جہاں کہیں جائیں عمامہ سجائے رکھیں : مدنی آقا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے تمام غلاموں کو چاہئے کہ وہ اس سنت متواترہ دائمہ پر عمل کرنا شروع کر دیں۔ عمامہ شریف کو اپنے لباس کا لازمی جز بنا کر خو کو عاشق مدینہ ثابت کریں لہٰذا جہاں کہیں جائیں عمامہ شریف سر پر سجائے رکھیں گھر ہو یا مدرسہ، یونیورسٹی ہو یا کالج، شادی ہو یا جنازہ ہر جگہ اور ہر موقع عشاق کے سروں سے عمامہ جدا نہ ہو۔

ہر امتی کا بس یہی ذہن بن جائے کہ سرکار صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے محبت کے اظہار کا یہ بھی ایک انداز ہے کہ لباس کی سنتوں میں عمامہ شریف سر پر سجانے کی سنت کو خصوصیت اہمیت دیں کیونکہ یہ مسلمانوں کا تاج ہے اور ان کی عزت و وقار کا ضامن ہے۔

اللہ عزوجل اپنے حبیب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے صدقے ہمیں اپنی زندگیاں سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی سنتوں کے مطابق گزارنے کی ہمت و توفیق عطا فرمائے۔ (آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم)

طالبین حق اور مبلغین اسلام کے لیے خصوصی ہدایات

الاربعین للغزالی رحمۃ اللہ علیہ

موسوم بہ

خطباتِ غزالی رحمۃ اللہ علیہ

مؤلف

حجۃ الاسلام حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم ---------- ڈاکٹر سید عامر گیلانی

شبیر برادرز ○ اردو بازار ○ لاہور